اسلام میں مخلوط تعلیم ناجائز ہے

تالیف

مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بن ڈاکٹر علی صاحب ملپا بھٹکلی

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

شائع کردہ

ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

نام کتاب	:	اسلام میں مخلوط تعلیم ناجائز ہے
مولف	:	حضرت مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی
کمپوزنگ	:	محمد احمد، قاسمی کمپیوٹر، رضیۃ المنازل، سلمان آباد، بھٹکل، کرناٹک، ہند
طبع اول	:	۱۴۳۷ھ ہجری مطابق ۲۰۱۶ء عیسوی
تعداد	:	ایک ہزار
باہتمام	:	محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع ملپا قاسمی

ملنے کا پتہ:

مکتبہ شفیع، ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

Maktab-e-Shafi, Edara Raziyatul Abrar,

Salman Abad, Bhatkal-581320

Mob-9900794451, 9739961051

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، وعلی آلہ واصحابہ اجمعین. امابعد.

اسلام ایک آسمانی مذہب ہے،اس کی جملہ تعلیمات وحی الٰہی سے مستفاد ہے،جس کا مقصد انسانوں کو انسان بنانا اور اس کے قلب کو رب العالمین سے جوڑنا ہے، اسی لئے اسلام میں کچھ چیزوں کو حلال اور کچھ چیزوں کو حرام کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں مردوعورت کو پیدا کیا ہے،اوران کے اندر مادہ شہوت بھی رکھا ہے، اس لئے ان دونوں کیلئے کچھ قوانین بھی مقرر کئے ہیں، ان قوانین کی پابندی پر ثواب کا مستحق ہوگا، اور مخالفت پر عذاب کا مستحق ہوگا،ان قوانین میں سے ایک قانون اجنبی مرد

وعورت کے اختلاط کی ممانعت اور پردہ کا وجوب ہے۔اسلام میں
پردہ کی بڑی اہمیت ہے، مگر افسوس کہ مسلمانوں میں سے ایک طبقہ
چہرہ کے پردہ کی مخالفت کرتا ہے، اور آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ
سے استدلال کرنے کی جرات کرتا ہے۔لیکن معاملہ اس کے برعکس
ہے۔قرآن واحادیث میں پردہ کی سخت تاکیداور اختلاط کی ممانعت
کی گئی ہے۔اسی کی وضاحت کیلئے یہ چند سطور لکھی جارہی
ہیں، تاکہ مسلمان مردوعورت صحیح مسلک کو جانیں اور اس پر عمل
کریں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے جمیع مسلمانوں کوقرآن اوراحادیث
پرعمل کرنے اوراللہ کوراضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

محمد شفیع جامعی قاسمی بھٹکلی شافعی

۲۷/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ ہجری، ۲۹/جنوری ۲۰۱۴ء عیسوی

اسلام میں عورتوں کیلئے اجنبی مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے

اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں میں مردوعورت دو الگ الگ جنسیں پیدا کیں ہیں۔دونوں کی جسمانی ساخت میں بھی فرق رکھا ہے۔ دونوں کے طبائع کو بھی مختلف بنایا ہے۔مرد کو قوی الجسم اور عورت کو صنف نازک بنایا ہے۔اور دونوں کے اندر مادہ شہوت رکھ کر دونوں کو ایک دوسرے کا تسکین کا ذریعہ بنایا ہے۔اسی لئے دونوں کے درمیان شادی کا رشتہ مشروع کیا ہے۔مرد کو عورت کا کفیل اور اس کی تمام ضروریات کا ذمہ دار بنایا ہے۔اور عورت کو شوہر کے گھر کی مالکن اور ذمہ دار قرار دیا ہے۔معاشرہ کے سدھار کے پیش نظر مردوعورت کیلئے قرآن وحدیث میں اصول وضوابط بھی بیان کئے گئے ہیں۔ان میں سے ایک اصول اجنبی مردوعورت کا ایک دوسرے کو دیکھنے اور اختلاط کے متعلق ہے۔

چہرہ، ہتھیلی اور قدم کے علاوہ عورت کا پورا بدن ستر ہے

اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے کپڑا پہننے کو ضروری قرار دیا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کے درمیان ایک نمایاں فرق کپڑا پہننا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ يَابَنِی آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِى سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا، وَلِبَاسُ التَّقْوَىَ ذَلِكَ خَيْرٌ. (الأعراف ٢٦)

ترجمہ: اے انسانو! ہم نے تمہارے لئے لباس کو لازم قرار دیا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپائے اور خوبصورتی کا سبب بنے، اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔

شریعت اسلامیہ میں مرد کیلئے ناف سے گھٹنے تک کپڑا پہننا فرض ہے، اور پورے بدن پر کپڑا پہننا مسنون وزینت ہے۔ اور عورتوں کیلئے چہرہ، ہتھیلی اور قدم کے علاوہ پورے بدن کا ڈھانپنا فرض ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

فُرُوجَهُنَّ وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَاوَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ...(النور ۳۱)

ترجمہ: اے محمد ﷺ! مسلمان عورتوں کو بتا دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنے بدن کو کھلا نہ رکھیں، مگر جن اعضاء کا ظاہر رکھنا ضروری ہے (یعنی چہرہ اور ہتھیلی جس کی رسول اللہ ﷺ نے نشاندہی فرمائی ہے)۔اور اپنے سر کے کپڑے (اوڑھنی) کو سینہ پر بھی ڈالا کریں۔

حدیث)عن عائشة رضی الله عنها أن أسماء بنت أبی بکر دخلت علی رسول الله ﷺ وعلیها ثیاب رقاق فأعرض عنها رسول الله ﷺ وقال یا أسماء إن المرأة إذا بلغت المحیض لم تصلح أن یری منها إلا هذا وهذا. وأشار إلی وجهه وکفه.(سنن أبی داود ۴۱۰٦،حدیث حسن)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (میری بہن) اسماء بنت ابوبکر ایک مرتبہ ہمارے گھر آئیں، اس وقت وہ پتلا کپڑا پہنیں

ہوئی تھی۔تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک پھیرلیا، اور حضرت اسماء سے کہا کہ اے اسماء! جب لڑکی بالغ ہوجائے تو چہرہ اور ہتھیلی کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہ کرے۔

اجنبی مردو عورت کیلئے چہرہ کا پردہ ضروری ہے

ابتدائے اسلام میں مسلمان مردوعورت ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے، اسلئے کہ پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ناپسند ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے اجنبی مردوں کے سامنے عورتوں کو چہرہ کھول کر آنے کو منع فرمایا، اور کپڑے کے اوپر جلباب یعنی چادر یا برقع پہننے کا حکم فرمایا۔اس کے بعد تمام مسلمان عورتیں اجنبی مردوں کے سامنے چہرہ کھول کر نہیں آتی تھی۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلابِيبِهِنَّ، ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلا يُؤْذَيْنَ، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوراً رَّحِيماً. (الاحزاب ۵۹)

ترجمہ: اے محمد ﷺ! اپنی بیویوں ،اپنی بیٹیوں اور تمام مسلمان

عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلتے وقت) وہ اپنے پورے بدن پر کپڑا ڈال دیں۔تاکہ وہ شریف عورتیں سمجھی جائیں، اور کوئی ان کو نہ چھیڑیں،اللّٰہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حدیث)عن ابن عباس (رضی اللہ عنہ) قوله: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلابِيبِهِن)أمر الله نساء المؤمنين إذا خرجن من بيوتهن فی حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رء وسهن بالجلابيب، ويبدين عينا واحدة.(تفسير الطبری ٢٨٨٨٠،إسناده حسن)

ترجمہ: حضرت عبداللّٰہ ابن عباس رضی اللہ عنہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلابِيبِهِن کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ جب کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلیں تو اپنے سر پر سے کپڑا ڈال کر چہرہ کو چھپائیں، صرف ایک آنکھ کو کھلا رکھیں۔

عورت کو بلاضرورت شدیدہ گھر سے باہر نکلنا پسندیدہ عمل نہیں ہے

اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کیلئے گھر کو بہترین جگہ قرار دیا ہے اور بلاضرورت شدیدہ گھر سے باہر نکلنے کو ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔اللّٰہ تعالیٰ رسول اللّٰہ ﷺ کی بیویوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

(الاحزاب ۳۳).

ترجمہ: (اے نبی کی بیویو!) اپنے گھروں ہی میں رہا کرو، زمانہ جاہلیت کی طرح نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ مت رہو، اور پابندی سے نماز پڑھتی رہو، اور زکوۃ ادا کرتی رہو، اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتی رہو، اے نبی کی بیویو! اللّٰہ تعالیٰ تم کو برائیوں سے بچانا چاہتا ہے، اور تم کو پرہیزگار بنانا چاہتا ہے۔

رسول اللّٰہ ﷺ گھر سے باہر جانے والی عورتوں کے متعلق فرماتے ہیں

حدیث) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِیَ فِی قَعْرِ بَيْتِهَا.(صحیح ابن حبان ۵۵۹۹،إسناده صحیح)

ترجمہ: حضرت عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے۔جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔اور وہ گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللّٰہ کے قریب ہوتی ہے۔

رسول اللّٰہ ﷺ نے عورتوں کیلئے گھر میں نماز پڑھنے کو افضل فرمایا ہے

مردوعورت کے اختلاط سے بہت سے مفاسد کا اندیشہ ہوتا ہے۔اوردونوں کے دل میں شہوانی خیالات پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔اسلئے نماز جیسی عبادت کو بھی رسول اللّٰہ ﷺ نے عورت کیلئے مسجد کے مقابلہ میں گھر کے کمرہ میں پڑھنے کو افضل فرمایا ہے۔

حدیث)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ(ابن مسعود) عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِی بَیْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِی حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِی مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِی بَیْتِهَا. (سنن أبی داود ۵۷۰،

قال النووی رواه أبوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللّٰہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے لئے دالان کے مقابلہ میں گھر کے اندر نماز پڑھنا افضل ہے، گھر میں بھی اندونی کمرہ میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

اجنبی مردوعورت کا ایک جگہ بیٹھنا اور بغیر آڑ کے تقریر کرنا اور تعلیم دینا ناجائز ہے

اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسول ﷺ نے اجنبی مردوعورت کے اختلاط کو ہر جگہ منع کیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی ضرورت کیلئے رسول اللّٰہ ﷺ کے گھر تشریف لاتے تھے۔ اور عندالضرورت امہات المومنین (رسول اللّٰہ ﷺ کی بیویوں) سے باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ اللّٰہ تعالیٰ اس عمل کو بھی پسند نہیں فرمایا اور وحی نازل فرمائی

کہ کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی بیویوں سے سامنے آکر سوال نہ کریں، بلکہ پردہ کی آڑ میں کوئی چیز دریافت کرنا چاہیں تو دریافت کریں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَ قُلُوبِهِنَّ.(الاحزاب ۵۳)

ترجمہ: اے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کی بیویوں سے کچھ طلب کرنا چاہو تو پردہ کی آڑ سے طلب کرو۔ اسلئے کہ پردہ مرد و عورت کے دلوں کی پاکی کا ذریعہ ہے۔

مشہور مفسر قرآن علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۱۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

يَقُولُ وَإِذَا سَأَلْتُمْ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّوَاتِى لَسْنَ لَكُمْ بِأَزْوَاجٍ مَتَاعًا(فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ)يَقُولُ: مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُنَّ.(تفسير الطبرى ۱۹/ ۱۶۶)

ترجمہ: اور جب تم ازواج مطہرات اورتمہاری بیویوں کے علاوہ دیگر عورتوں سے کچھ طلب کرو، تو پردہ کی آڑ سے طلب کرو، یعنی مرد وعورت کے درمیان کوئی آڑ ہو۔

فقہ شافعی کی مشہور کتاب المجموع شرح المهذب میں مسئلہ طلاق کے ضمن میں بلا حائل تعلیم کو منع لکھا ہے۔

أن التعليم لا يتعذر بذلك بل يعلمها من وراء حجاب كما يجوز أن يسمع أخبار رسول الله ﷺ من وراء حجاب، وقد ثبت أن كثيراً من راويات الحديث وحافظاته يسمعهن الاجانب عنهن من وراء حجاب وقد كان أبو الشعثاء جابر بن زيد يسأل عائشة من وراء حجاب. (المجموع ١٦/١٥١٣)

ترجمہ: عندالضرورت پردہ کے آڑ سے مرد عورت کو تعلیم دے سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو پردہ کی آڑ سے سنا جاتا تھا۔ نیز اکثر روایت کرنے والی عورتیں اجنبی مردوں سے پردہ کی آڑ

سے احادیث کو سنا کرتی تھیں۔ حضرت ابوشعثا جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پردہ کی آڑ سے سوالات کیا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِی أُسَیْدٍ الأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَیْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیقَ عَلَیْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیقِ.(سنن أبی داود ۵۲۷۴، المعجم الکبیر للطبرانی ۵۲۷۴، مسند الشاشی ۱۵۰۳)

ترجمہ: حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مسجد کے باہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد وعورت کے اختلاط کو دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ عورتیں رک جائیں، عورتوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ پورا راستہ گھیر کر چلیں، تم پر ضروری ہے کہ تم راستہ کے کنارے سے چلیں۔

حديث)عن أم سلمة قالت كنت عند رسول اللهﷺ و ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم حتى دخل عليه وذلک بعد أن أمرنا بالحجاب فقال رسول اللهﷺ احتجبا منه. فقلنا يارسول الله أليس أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا قال(النبیﷺ) أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه. (مسند أحمد ٢٦٥٧٩ ،مسند إسحاق بن راهويه ١٨٤٨ ، مسند أبی يعلی ٦٩٢٢ ،صحيح ابن حبان ٥٥٧٥ ،قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح،سنن الترمذی ٢٧٧٨ ، قال النووی حديث حسن،شرح مسلم ٢٨٨/٣)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اورحضرت میمونہ رضی اللّٰہ عنہارسول اللّٰہ ﷺ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔اس وقت حضرت عبداللّٰہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے۔اس وقت پردہ کاحکم آچکا تھا۔تو آپﷺ نے ہم کواندر جانے کاحکم فرمایا۔تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللّٰہ ﷺ وہ نابینا ہیں۔ہم کو دیکھ بھی نہیں

سکتے اور پہچان بھی نہیں سکتے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں اندھی ہو،تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو۔

حدیث)عن أم عطية قالت: كنت فيمن بايع النبي ﷺ فكان فيما أخذ علينا أن لا ننوح ولا نحدث من الرجال إلا محرما.(مسند أحمد ٢٠٩١٧، قال المحدث أحمد شاكر: إسناده حسن، حاشية مسند أحمد ١٥/ ٣٢٦)

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل ہوں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی،تو آپ ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ تم میت پر بڑی آواز سے نہ روئیں،اور نامحرم (اجنبی) مردوں سے باتیں نہ کریں۔

آیت مذکورہ میں صحابہ کرام ؓ کو رسول اللہ ﷺ کی بیویوں سے براہ راست بات کرنے اور کسی چیز کے طلب کرنے کو منع کیا کیا گیا ہے۔اور پردہ کی آڑ میں سوال کرنے کا حکم دیا گیا،تو عام مسلمانوں کے لئے کس طرح جائز ہوسکتا ہے کہ بلا حائل اجنبی عورتوں کو تعلیم دیں، یا ان سے کسی

قسم کا ربط قائم کریں۔اس حکم خداوندی کی پابندی کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو نابینا صحابی کے ساتھ ایک ساتھ بیٹھنے کو منع فرمایا اور ازواج مطہرات کو اندر جانے کا حکم فرمایا۔

(۱) قاضی بیضاویؒ (متوفی ۶۸۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔ (یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْھِنَّ مِن جَلابِیبِھِن) کے معنی جب مسلمان عورتیں کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلیں تو اپنے چہرہ اور بدن کو چھپائیں، چادر یا برقع سے۔ (تفسیر البیضاوی ۴/۳۸۶)

(۳) علامہ ابن کثیر دمشقیؒ (متوفی ۷۷۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولهذا ذهب كثير من العلماء إلى أنه لا يجوز للمرأة أن تنظر إلى الأجانب بشهوة ولا بغير شهوة أصلاً. (تفسير ابن كثير ٦/٤٤)

ترجمہ: جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ عورتوں کیلئے اجنبی مردوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے، خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بلا شہوت کے ہو۔

(۳) علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ (متوفی ۸۵۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

لا يجوز للمرأة أن تأذن للرجل الذى ليس بمحرم لها فى الدخول عليها ويجب عليها الاحتجاب منه وهو كذلك إجماعاً بعد أن نزلت آية الحجاب. (عمدة القارى ۲۰/۲۴۵)

ترجمہ: مسلمان عورت کو جائز نہیں ہے کہ کسی اجنبی مرد کو اپنے پاس آنے دیں، اسلئے کہ آیت حجاب کے نازل ہونے کے بعد سے اجنبی مردوں سے پردہ کرنا بالاجماع فرض ہے۔

(۴) علامہ شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکیؒ (متوفی ۹۷۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔ فهذه الأحاديث دالة على منع المزاحمة بين الرجل الأجنبى والمرأة. (الفتاوى الفقهية الكبرى، ص ۲۰۳)

ترجمہ: ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجنبی مرد و عورت کا اختلاط منع ہے۔

(۲) علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینیؒ (متوفی ۹۷۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔ اجنبی مردوں کا اجنبی عورتوں کے چہرہ اور ہتھیلیوں کا دیکھنا حرام ہے، خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو۔ امام الحرمین امام جوینیؒ نے لکھا ہے کہ علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان عورت کھلے چہرہ کے ساتھ باہر نہ جائے، اسلئے دیکھنا ہی فتنہ کا سبب اور شہوت کے ابھرنے کا موجب ہے۔ (مغنی المحتاج ۲ ا/۳۷)

(۳) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ (متوفی ۱۴۲۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔ **وفی هذه الآيات الكريمات دليل واضح على أن رأس المرأة وشعرها وعنقها ونحرها ووجهها مما يجب عليها ستره عن كل من ليس بمحرم لها وأن كشفه لغير المحارم حرام.** (مجموع فتاوی بن باز ۲۵۵/۴)

ترجمہ: مذکورہ بالا آیات قرآنیہ دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کا سر، اوراس کے بال، گردن، حلقوم، اوراس کا چہرہ ان اعضاء میں سے ہیں، جن کا پردہ کرنا نامحرم (اجنبی مردوں) کے سامنے واجب ہے۔ اور نامحرم کے

سامنے ان اعضاء کا کھولنا حرام ہے۔

(۴) مفتیان سعودیہ لکھتے ہیں۔ مدار المنع من اختلاط النساء بالرجال هو خشية الفتنة، وأن يكون ذريعة إلى ارتكاب الفاحشة، وانتهاك الحرمات، وفساد المجتمع، وقد تكون هذه الأمور أشد تحققا في اختلاطها في التعليم، فكان حراماً. وبالله التوفيق وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم. (اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، الفتوى ۵۳۱۵)

مرد وعورت کے اختلاط کی ممانعت کا دارومدار فتنہ کا خوف، اور بدکاری میں مبتلاء ہونے کا ذریعہ، اور حرام کردہ چیزوں کی پامالی، اور سوسائٹی کا بگاڑ ہے۔ یہ سب چیزیں طلبہ اور طالبات کے اختلاط سے بہت ہی ممکن ہے، اسلئے حرام ہے۔ (اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، الفتوى ۵۳۱۵)

لہذا نامحرم مرد وعورتوں کا ایک جگہ بلا حائل بیٹھنا اور بلا حائل استاد کا

عورتوں کو تعلیم دینا، بلا حائل مقرر کا عورتوں کو تقریر کرنا اور بغیر آڑ کے منتظم کا عورتوں سے باتیں کرنا جائز نہ ہوگا۔وما علینا الا البلاغ.